Lesson 1: Hud (Ayaat 1-24): Day 3

سُوْمَةُ هُودكي تَفْسِر

وَمَا مِنْ دَآ بَّةٍ فِي الْأَرْضِ اللَّهِ عَلَى اللهِ بِرِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلُّ فِي كِتْبٍ مُّبِيْنٍ

زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسانہیں ہے جس کارزق اللہ کے ذمے نہ ہواور جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ کہاں وہ رہتا ہے اور کہاں وہ سونیا جاتا ہے ،سب کچھ ایک صاف دفتر میں درج ہے ﴿٢﴾

اس ایک آیت میں تین مختلف باتیں ہیں۔

ما۔۔جو کچھ بھی کا ئنات میں ہے ان سب کارزق اللہ کے ذمے ہے۔

في الأرمض __رزق كھانا بينا صرف زمين والوں كا كھانا ہے۔

ہلکاسااشارہ ہے کہ کھانا پیناسبزیاں پھل بیہ اس دنیا تک ہے۔

جب زمین کو توڑا جائے گاتواس پر بسنے والی مخلوق کا پھر حساب کتاب ہو گا۔اس کو قیامت کہتے ہیں۔

دَ آبَّةٍ دبيب سے ہے۔ دبی چال والے ، نرم چال والے۔

انسانوں کوسب سے بڑا غم رزق کاہے، اپنے کھانے کی فکر، شوہر کی جاب کی فکر، بچوں کے مستقبل کی فکر، بچوں کے مستقبل کی فکر یہ کیا ہے؟ رزق کا غم اتنابڑا ہے لوگوں کی نظر میں کہ اللہ کو کہنا پڑا کہ تم کیوں فکر کرتے ہو، میں نے ذمہ لیاہے۔

يە ذمەاللەنے كب ليا؟

حدیث میں آتا ہے کہ جب بچہ مال کے پیٹ کے میں چار مہینے کا ہوتا ہے، 120 دن کا تو فرشتہ آکر چار باتیں لکھ کر جاتا ہے جس میں ایک بیہ ہے کہ یہ بچہ کتنا کھائے گا کتنے پیے گا۔

جب انسان اپنے بستر مرگ پر ہوتا ہے ابھی فرشتوں کو پبتہ نہیں ہے کہ اس کا جانے کاوفت قریب ہے، چار فرشتے آتے ہیں جو آپس میں باتیں کرتے ہیں اس میں سے ایک کہتا ہے کہ مجھے اللہ نے اس کا رزق لکھنے پر لگایا تھا جو اس کے نصیب کا تھا میرے ریکارڈ کے مطابق یہ سب کھا چکا ہے میں پریشان یہ ہوں۔ کہ اب یہ کیا کھائے گا، اتنے میں ملک الموت آتا ہے اور اس کی جان لے لیتا ہے۔

اللہ نے مال کے بیٹ سے خون سے رزق دیا۔

کیا فکر کرتے ہوتم رزق کی تم اللہ پر ڈال کر تو دیکھو۔

إلَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيْوِةَ لِيَبْلُو كُمْ اَيُّكُمْ

۔۔۔۔ اللّٰہ کے لیے ہم سب کمر ہُ امتحان میں بیٹھے ہیں تو تم کیوں کھانے کی فکر کرتے ہو میں دیتا ہو۔ لیکن انسان جو کام اللّٰہ نے ذمہ لگایاوہ کہتا ہے میں کروں گاوہ نہیں میں کروں گا۔

وَمَا خَلَقُتُ الْجِنِّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيعُبُدُونِ

الله کہتاہے تم میرے بندے بنوتم میری مرضی مانو اور میں تمہارے کام کروں گا۔لیکن انسان کہتاہے نہیں۔ ابو بکر صدیق مکہ میں بہت بڑے تاجر تھے، کپڑے کاکام کرتے تھے۔ بہت کامیاب تھے وہ مسلمان اور غیر مسلم کے فرق کے بغیر لوگوں کی مد د کرتے تھے۔ اسی لیے مکہ والے چاہے مشرک تھے مگر ابو بکر سے پیار کرتے تھے۔ جب نبی کے ذریعے اسلام آیا تو ابو بکر صدیق پہلے شخص تھے جو اسلام لائے۔ دن بدن تبلیغ کاکام بڑھتا گیا تو کار و بارسے توجہ ہٹتی گئ پھر بھی وہ اسلام کے ساتھ مخلص رہے۔

حضرت عمر کہیں جارہے تھے توان کے پاس زرہ تھی۔ قضائے حاجت کے لیے جانا تھا توا یک شخص گزر رہا تھا کہا تھوڑی دیر کے لیے میری یہ زرہ پکڑتے ہو میں فارغ ہو کر آتا ہوں۔ سوچ رہے تھے اس نے میری مدد کی ہے میں جاکر اسے 4 در ہم انعام دیتا ہوں۔ جب واپس گئے نہ کوئی بندہ تھا اور نہ ہی زرہ تھی۔ تھوڑی آگئے۔ دکان دار سے پوچھا آپ نے کسی آدمی کو دیکھا ہے اس کے پاس میری زرہ تھی۔ اس نے کہا جی ابھی مجھے زرہ تھے کر گیا ہے آپ نے پوچھا کتنے کی بیچی ہے۔ کہنے لگا 4 در ہم کی۔ آپ نے کہا 4 در ہم تو میں بھی اسے دے رہا تھا بس فرق اتنا ہے یہ حلال کے تھے وہ حرام کے لے گیا۔

- حرام مال جتنازیاده آتا ہے۔
 - برکت نہیں ہوتی۔
 - حرام پر بھروسہ نہ کریں۔

الله كہتاہے ديتاميں ہوں تم نے صرف وسائل ڈھونڈنے ہيں۔

اگر اللہ کہتاہے میں نے سب کورزق دیناہے پھر دنیامیں اتنے لوگ بھوکے کیوں ہیں؟

اس کی وجہ یہ ہے جن کواللہ نے مال دیا ہے وہ اپنے مال کا کثیر حصہ ضائع بھی کر دیتا ہے اور ضرورت مند تک پہنچتا نہیں۔اللہ نے سب کارزق بانٹا ہو اہے۔ ہوتا یہ ہے لینے والے دو سروں کاحق مار لیتے ہیں۔ جس کواللہ نے دولت بانٹی کسی کے پاس زیادہ آگئی اس کے لیے اللہ نے کہاذ کو قدو۔ جن کے پاس زیادہ ہے اگروہ اللہ کے قوانین پر عمل کرتے ہوئے زکو قاور صدقات بھی پوری طرح دیتے رہیں تو دنیا میں کوئی غریب نہ رہے۔

حضرت عمر کے دور میں بہترین معاشی نظام تھا۔ انہوں نے خوبصورت مسٹم بنایا کہ لوگ زکوۃ کامال کے کر پھرتے تھے اور کوئی لینے والا نہیں تھا۔ اللہ نے دعویٰ کیا ہے کہ میں رازق ہوں ایسادعویٰ اور کوئی نہیں کر سکتا۔

ایک بادشاہ تھااس نے کہا کہ اے اللہ توسب کوروز کھلاتا ہے ایک دن میں کھلاؤں گا۔ اللہ نے اُس کو اجازت دے دی۔ اس نے کئی سال تیاری کی پھر کہا اللہ بھیجے اپنے بندوں کو اللہ نے صرف اپنے چو نٹیوں کی فوج اس کے پاس بھیجی اور اس کے سب خزانے ختم ہو گئے۔ فورا جھک گیا کہ اللہ تورز ق ہے میں نہیں۔

جس کا دل غنی نہیں ہے اس کے پاس پچھ نہیں ہے۔

الله کے کام کریں اللہ کی رضائے ساتھ کمائیں۔

حدیث کاخلاصہ ہے کہ سیاتا جر قیامت کے دن نبیوں کے ساتھ ہو گا۔

جس نے سچی قشم کھائی جھوٹ نہیں بولا اللہ اسے خوش خبریاں دے رہاہے۔

گھر والوں کے ساتھ نورالقر آن ویب سائٹ سے رزق کی تنجیاں لیکچر سنیں۔ہم نافر مانیوں سے اللہ کا رزق کم کررہے ہیں۔

ہم disorder کا شکار ہوتے ہیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے رزق کم ہو تا ہے۔ حدیث ہے کہ

قریب ہے کہ انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے جانور اپنے بلوں میں مارے جائیں۔

ایک روایت میں آتا ہے؛ اگر چو نٹیوں اور بلوں میں موجو د جانورں کی اللہ کو پر وانہ ہوتی تواللہ بارش روک لیتا، لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے۔

حدیث میں آتا ہے۔ اگرتم وہ توکل کر وجو پر ندوں کا ہے جو صبح کو خالی پیٹ گھر سے نکلتے ہیں اور شام کو جب واپس آتے ہیں تو اپنا پیٹ بھر اہو تا ہے اور چو نچوں میں بچوں کے لیے ہو تا ہے۔ اللہ تمہمیں ایسے رزق دے گا۔ اللہ نے مومن کی مثال پر ندوں کی سی دی ہے ایک پونڈ بھی جیب میں نہ ہو اور بندہ خوش ہو۔

اقبال کاشعرہے

آرزوں جس کی قلیل،ارادہ جس کے عظیم

مومن ہر وقت روزی روٹی کے فکر میں نہیں ہو تا۔

رزق حلال؛ الله سبحانہ و تعالی کہتے ہیں کہ تم بھو کے نہیں مر وگے مجھے پبتہ ہے کہ تمہیں ضرورت ہے تمہیں ملے گا۔ وَ يَعُلَمُ مُسْتَقَرَّهَا اللهِ وه جانتا ہے اس کے منتقل ٹھکانے کو بھی

وَمُسْتَوُدَ عَهَا اور اس كے عارضي طور پر سونيے جانے كى جگه كو بھي۔

__ پہلا لفظ ہے: مُسْتَقَرُّ ق،ر،ر۔ قرون۔ ٹھنڈ اہونے کو کہتے ہیں۔

سر دی، ٹھنڈ ک اور جمنا کے معنی میں ہے۔اسی سے پھرہے قرار گاہ۔جمنے کی جگہ۔

مُسْتَقَرّ مستقل عُمانه جہاں بندہ جم جائے

وَمُسْتَوُدَ عَهَا: الوادع _ ودع کسی کے پاس امانت رکھنا _

وَمُسْتَوْدَ: وه جلّه جهال امانتين ركھي جاتي ہيں۔اس سے مراد كياہے۔مُسْتَقَرَّهَا

بعض کہتے ہیں۔۔انسان کی آخرت۔جہاں ہم عبد العباد رہیں گے۔

وَمُسْتَوُدَ عَهَا اللَّهِ عَهِما اللَّهِ عَلَى النَّهِ مِن النَّهِ مِن النَّهِ مِن النَّهِ مِن النَّاسِ مر ال قبري ـ

الله کہتاہے تنہبیں ہر جگہ رزق میں دوں گا۔

الله ان کو بھی کھلاتا ہے جن سے وہ ناراض ہے اور اللہ ان کو بھی کھلاتا ہے جن سے اللہ خوش ہے۔

اگراللہ ہمیں نہ دے تو کیا ہو گا؟

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمُواتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَ يَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِلِيَبُلُوكُمُ اَيُّكُمُ اَحْسَنُ عَمُ اللَّهِ عَلَى الْمَآءِلِيبُلُوكُمُ اَيُّكُمُ اَحْسَنُ عَمْلًا وَلَبِنَ قُلْتَ اِلنَّكُمُ مَّبُعُونُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوَا اِنْ هَٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنُ عَمَلًا وَلَبِنَ قُلْتَ اِنَّكُمُ مَّبُعُونُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوَا اِنْ هَذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنُ عَمَلًا وَلَبِنَ قُلْتَ اِلنَّا عَلَى اللَّهُ اللَّهُ وَلَيْ الْمَوْتِ لَيَقُولُنَّ النِّذِيْنَ كَفَرُوا اِنْ هَٰذَاۤ اللَّهُ سِحْرٌ مُّبِيْنُ هُولُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولُنَّ النَّذِيْنَ كَفَرُوا اِنْ هَذَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا عَلَى الْمَوْتِ لَيَقُولُنَّ اللَّذِيْنَ كَفَرُوا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ الْمُولِي اللَّهُ اللْمُولِيْنَ اللَّهُ اللْمُلْعُولُ اللللْمِ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللْمُلْعُولُ الللللِّهُ اللللْمُ

اور وہی ہے جس نے آسانوں اور زمین کوچھ دنوں میں پیدا کیا جبکہ اس سے پہلے اس کاعرش پانی پرتھا تاکہ تم کو آزماکر دیکھے تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے اب اگر اے محمر ، تم کہتے ہو کہ لوگو ، مرنے کے بعد تم دوبارہ اٹھائے جاؤگے ، تو منکرین فوراً بول اٹھتے ہیں کہ یہ تو صر تے جادوگری ہے ﴿ ﴾

يه آيت متابهات ميس سے ہے۔الله تعالى نے يه دنيا كيول بنائى؟

مقصد پر نظر رکھو کہ کیوں بنائی۔

اللہ کاعرش پہلے پانی پر تھااب آسمان پر ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اس آسمان کے اوپر پھر سات آسمان ہیں ٹوٹل سات آسمان ہیں۔ اور ساتویں آسمان کے اوپر اللہ کاعرش ہے اور اللہ اپنے وجو د کے ساتھ وہاں موجو د ہے۔ لیکن اپنے علم ، ساعت اور بصارت کے ساتھ دنیا میں موجو د ہے۔

جس نے دنیا تنہا بنالی کیاوہ تنہا چلا نہیں سکتا؟ ہم اللہ کی ذات کو انسانوں سے Relate کرتے ہیں۔ انسانوں والی کمزوریاں اس میں دیکھتے ہیں توبیہ سوچ لیتے ہیں کہ شاید اس کو بھی ضرورت ہے۔

جب اس کی ذات اتنی قریب ہے تومیں اس سے کیوں نہ بات کروں؟

إهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمِ "- بمين سيرهاراسة وكها!

لِيَبُلُوَ كُمُ اَيُّكُمُ أَحْسَنُ عَمَلًا تاكم تمهيس آزمائے كه كون ہے تم ميں سے اچھے عمل كرنے والا۔

اس دنیامیں آنے کامقصد ڈھونڈو۔علامہ اقبال نے کہا

قلزم، ہستی سے تو اُبھر اہے مانندِ حباب اس زیاں خانے میں تیر اامتحال ہے زندگی

انسان تواس د نیامیں ایک بلبلے کی طرح آیا ہے۔ یہ زیاں خانہ، یہ د نیاجوضائع ہونے ہی والی ہے تیر ا امتحان زندگی ہے۔

وَلَبِنَ اَخَّرُنَا عَنْهُمُ الْعَنَابِ إِلَى اُمَّةٍ مَّعُكُورَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَخْبِسُةُ الَا يَوْمَ يَأْتِيهِمَ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨﴾

اور اگر ہم ایک خاص مدت تک ان کی سز اکو ٹالتے ہیں تووہ کہنے لگتے ہیں کہ آخر کس چیز نے اُسے روک رکھا ہے؟ سنو! جس روز اُس سز اکاوفت آگیا تووہ کسی کے پھیرے نہ پھر سکے گااور وہی چیز ان کو آگھیرے گی جس کاوہ مذاق اڑارہے ہیں ﴿٨﴾

ان آیات میں مشر کوں کی بات ہے، مشر ک وہ ہو تاہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرلیتا ہے۔ اس دنیا کو اللہ تعالی نے خو دیبید اکیا اور اس کے سارے کام خو دچلار ہاہے۔ لوگوں نے مختلف طریقوں سے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔

To make associations with Allah subhna o Tala

الله تعالی کہتے ہیں دیکھوسب سے مشکل کسی چیز کو بنانا ہو تا ہے۔اللہ کے لیے نہ بنانا مشکل تھانہ چلانا مشکل ہے۔

جب لو گول نے اللہ تعالی کی ساری کا ئنات کو دیکھا تواسے یہ بات سمجھ آگئ۔اللہ تعالی کی ذات کا سوال ہے لیئبلُو گئر اَیُّکُرُ اَحْسَنُ عَمَلًا

یہ د نیاامتخان ہے۔ یہاں فرق ہے لو گول میں ، لیکن قیامت کے بعد ہر بندہ اپنے اعمال پر جنت اور جہنم میں جائے گا۔ اس حساب سے پہلے تہہیں موت آنی ہے اور موت کے بعد دوبارہ اٹھانا ہے۔

آیت کے آخری حصہ میں عقیدہ آخرت کی بات ہے لوگ مرنے تک توسب متفق ہیں۔

کیوں نہیں انکار کرتے موت کا؟ سامنے دیکھ رہے ہیں لیکن اس کے بعد کیا ہو گا اس پرلوگ بدل جاتا ہیں۔

قر آن کیا کہتا ہے، اسلام کہتا ہے اس د نیامیں ہم کسی جرم کی وجہ سے نہیں آئے بلکہ آزمائش کے لیے آئے ہیں۔ آج ہم جو کرتے ہیں این will power پر کرتے ہیں اس کا آجر ہمیں آخرت میں ملے گا۔ موت کے بعد والے معاملات میں لوگوں نے شک کیا۔ کفارِ مکہ بھی یہی کہتے تھے کہ مرنے کے بعد جینا نہیں ہے۔ کیوں کہ پیتہ ہے حساب ہو گا کتاب ہو گا۔ ہاں اگر کہتے ہیں کہ جادو کی باتیں ہیں اللہ کے نبی مئی گیائی سے لوگ کہتے تھے جب ہم کہتے ہیں کہ عذاب آجائے تو کیوں نہیں آتا۔ نبی مئی گیائی ہے وک کہتے ہیں جس دن عذاب آجائے گو کوئی اس کا پھیرنے والا نہیں ہو گا۔

خلاصہ: - ایک انسان اپنی فکر کرے کہ دنیا کی چند دن کی زندگی کے بعد آگے جانا ہے۔

وَلَبِنُ اَذَقَنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا مَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنِهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَعُوسٌ كَفُومٌ ﴿٩﴾

اگر تبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نواز نے کے بعد پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں تووہ مایوس ہوتا ہے اور ناشکری کرنے لگتاہے ﴿٩﴾

الله دنیامیں صرف نعمتیں چکھا تاہے۔ یہ دنیاوالی نعمتیں صرف جنت کا ذا نقہ چکھانے کے لئے ہیں۔

وَلَبِنَ اَذَقَنْكُ نَعُمَاءَ بَعُلَ ضَرَّ آءَ مَسَّتُكُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاتُ عَنِّي ۗ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَحُورٌ ﴿١٠﴾

اور اگر اُس مصیبت کے بعد جو اُس پر آئی تھی ہم اسے نعمت کا مز اچکھاتے ہیں تو کہتا ہے میرے تو سارے دلدریار ہو گئے، پھروہ پھولا نہیں ساتا اور اکڑنے لگتا ہے ﴿ • ا ﴾

یہ کا فرکی حالت ہے۔ اسلام دل میں نہیں آتا ہے۔۔۔۔لیکن مومن اللہ کے آگے جھک جاتا ہے؟

I submit to my Lord.

 اس عیب سے پاک اگر کوئی ہیں توبس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکو کار ہیں اور وہی ہیں جن کے لیے در گزر بھی ہے اور بڑااجر بھی ﴿اا﴾

سچامومن ایساہی ہو تاہے۔

صبر ۔ مشکل حالات، جو اللہ کی طرف سے تکلیفیں آئیں اس کو اللہ کی رضا سمجھ کرخوش ہو جائیں۔اللہ کی نا فرمانی سے بچیں۔عمل صالح کر تارہے ، نمازیں نہ جیموڑے۔

ایسے لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت بھی ہے اور بہت بڑا اجرہے۔

اس کیفیت کو پانے کے لیے اپنے اندر صبر اور اطمینان لانا پڑے گا۔

مومن Balanced Personality ہوتا ہے وہ صرف اس دنیاتک نہیں محدود ہوتا۔وہ آگے بھی درجوتا۔وہ آگے بھی درکھتا ہے اور اس کو پیتہ ہے کہ مجھے اس دنیا میں اللہ نے آزمائش کے لیے پیدا کیا ہے اور احسن عمل کر ہی وہ سکتا ہے جو اللہ کے لیے کرے اور نبی کے بتائے ہوئے طریقہ پر کرے۔

اس لیے ہمیشہ اچھے حالات میں سوچیں اے اللہ کیاان حالات میں آپ سے دُور تونہیں ہوتی؟

جب کسی کو تھوڑی سی چیز ملے تووہ اس پر شوخیاں مار ناشر وغ کر دے اور اگر تھوڑی سی چیز گئی تو دھمکیاں دینے پر آ جائے یہ خالی برتن کی علامت ہے۔

جس بندہ کو اللہ کے خزانے یاد آ جائیں۔ بعض لوگ misunderstand کرتے ہیں۔

اللہ کے خزانے پر جس کی نظرہے اس کو کمی نہیں لگے گی۔

باپ کی دولت پر شیر بچہ تو کیااللہ کی دولت پر بھیگی بلی بن کررہے؟ کہ ہے ہی کچھ نہیں غریب ہے نہیں مزیب ہے نہیں منگنا نہیں ہو تا۔ مومن کی زندگی کیاہے؟اصل اس کا غم کیاہے اللہ مجھے سے راضی ہو جائے۔

نعمت ملنے اور چین جانے پر جورویے ہوتے ہیں اس میں مومن کارویہ کیوں فرق ہے؟

کیونکہ اس کی نظر اللہ پر ہے اور کا فرنااُمید اور ناشکر اہے یہ دنیاخوشی اور غم کامیلا ہے۔ مجھی راتیں بڑی اور مجھی دن۔

مومن مطمئن رہتاہے خوشی اور غم میں رویہ نہیں بدلتا متوازن رہتاہے۔

ہم خود سے بوچیس نعتوں کے ملنے پر میر اروپہ کیا ہو تاہے؟ دُعاکریں اللہ ہم سے راضی ہو جائے۔

غربت کامزہ اس دن آئے گاجب500 سال پہلے اللہ تعالی غریبوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔ کیو نکہ اُن کو دنیا میں محرومیاں ملی تھی۔

الله تعالی ہماری ہدایت کرے۔ آمین

الله تعالی کے خزانے پر نظر لگ جائے تو کوئی مال کی وجہ سے محبت نہیں کرے گا۔